کوفہ میں علم حدیث کی نشرواشاعت اور معاون اسباب

Helpful Sources, Broadcasting and Publication of Hadith in Kūfa

مقالہ نگار: **ڈاکٹر قاری محمد فیاض**

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ مذاہب، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

Email: drfayyaz1970@gmail.com

معاون مقالہ نگاران: **ڈاکٹر محمد ریاض خان**

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور

ڈاکٹر محمد آیاز

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ پاکستان، یونیورسٹی آف ایگریکلچر، پشاور

Abstract

Hadith is the second source of Islamic Law. After the death of Holy Prophet (SAW) companions of the prophet took the responsibility to spread the Hadith knowledge all over the world. Kūfa play a vital role in the history of Islam. There is a lot of sources witch shows that this land is much fertile for broadcasting and publication of Hadith. Ḥazrat Umar Farooq (R.A) played a vital role in this regard, he shift a lot of companions to this reign and establish well known institutions for Education (Qur'an and Hadith). Companions of the Holy Prophet (SAW) knows there responsibility and time to time commination from Prophet side plays a good role in this regard, also journey for anti-theological purpose from one place to another to establish a good trend in Kūfa. After shifting the companions and establishing good institutes, Kūfa city is became famous in the field of Hadith. Question is what are the main sources for broadcasting and publishing of Hadith in Kūfa? This research Article will shows some helpful sources through which knowledge of Hadith (broadcasting and publication) got good narrators from this region.

Keywords: Kūfa, Helpful Sources of Hadith.

کوفہ میں علم حدیث کی نشرواشاعت میں درج ذیل عوامل نے اہم کردار ادا کیا:

☆صحابہ کرام اور شہر کوفہ

صحابہ کے دور سے ہی کوفہ شہر علم حدیث اور فقہ کا سب سے اہم مرکز رہا۔اس شہر کو جب حضرت عمر فاروق ؓ نے آباد کیا تو اس وقت یہاں تعلیم پر خصوصی توجہ دے دی گئی اور پہلی فرصت میں اس مقصد کے لئے صحابہ کرام کی بڑی تعداد کو یہاں پر منتقل کیا۔یہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تربیت پا چکے تھے،ان کے افعال و اقوال میں حضور ﷺ کی تعلیم کی جھلک نظر آرہی تھی

لہٰذا ان حضرات کی بدولت دین اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ قائم ہوا۔ محدثین حضرات نے کتب حدیث میں مرفوع احادیث کے ساتھ صحابہ کے اقوال واعمال پر مشتمل بہت بڑی روایات بیان کی۔ صالح بن کیسان (140ھ) بیان کرتے ہیں:

اجْتَمَعْتُ أَنَا وَابْنُ شِهَابٍ وَنَحْنُ -------- مَا جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: لَا،لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَقَالَ هُوَ: بَلَى هُوَ سُنَّةٌ، فَكَتَبَ وَلَمْ أَكْتُبْ، فَأَنْجَحَ وَضَيَّعْتُ[1]

"میں اور ابن شہابؒ اکٹھے علم حاصل کرتے تھے ہم نے باہمی فیصلہ کیا کہ احادیث لکھیں گے چنانچہ ہم نے ہر چیز جو نبی ﷺ کے بارے میں سنی تھی لکھ ڈالی پھر ابن شہاب نے کہا جو آپ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نقل ہے ہم اسے بھی لکھ لیں گے میں نے کہا نہیں یہ (اقوال صحابہ) سنت نہیں،ابن شہاب نے کہا کیوں نہیں وہ بھی سنت ہیں سو انہوں نے انہیں لکھ لیا اور میں نے نہیں لکھا،وہ کامیاب رہے اور میں نے (اس موقع کو) ضائع کر دیا"۔

اقوال وافعال صحابہ کرام کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ "جب تک علم اصحاب رسول اللہ ﷺ اور ان کے بڑوں سے آتا رہے گا اور لوگ اس پر عمل کرتے رہے تو لوگ نیک رہیں گے اور جب لوگوں کو علم ان کے اصاغر سے ملنے لگے گا،وہ ہلاک ہوں گے"۔([2]) ایک اور موقع پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نقش قدم پر چلتے رہو اور نئی باتیں نہ نکالا کرو کیونکہ ہماری پیروی تمہارے لیے کافی ہے۔([3])امام اوزاعی ،بقیہ بن ولیدؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں: قَالَ لِي الْأَوْزَاعِيُّ:"يَا بَقِيَّةُ،الْعِلْمُ مَا جَاءَ عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَمْ يَجِئْ عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ بِعِلْمٍ([4])

"اے بقیہ علم وہی ہے جو اصحاب محمد ﷺ کی طرف سے منقول ہو کر آئے اور جو اصحاب محمد ﷺ سے منقول نہ ہو وہ علم نہیں ہے"۔

موطا مالک میں ایک روایت حضرت عمرؓ کے حوالے سے اس طرح ملتا ہے کہ جب آپؓ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو حالت احرام میں رنگ دار چادر پہنتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے کہ "اے طلحہ آپؓ نے یہ رنگ دار کپڑا کیوں (پہنا) ہے تو طلحہؓ نے جواب دیا اس رنگ میں خوشبو نہیں تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الرَّهْطُ أَئِمَّةٌ يَقْتَدِي بِكُمُ النَّاسُ([5])۔"اے جماعت صحابہ بے شک تم ایسے ائمہ ہو کہ لوگ تمہاری اتباع کریں گے"۔

اسی طرح ایک واقعہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب عمرؓ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک الگ قسم کے موزے پہنتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ لوگ آپؓ کو دیکھ کر آپؓ کی پیروی کریں گے لہٰذا اس کو اُتاریں۔([6])

☆تعلیم حدیث کی ذمہ داری کا احساس

نبی کریم ﷺ کو تعلیم کی بہت فکر تھی آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو وصیت فرمایا:

إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّ رِجَالاً يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الأَرَضِينَ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا([7])۔

"لوگ تمہارے اتباع کرنے والے ہوں گے اور وہ تمہارے پاس دنیا کے اطراف سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو اچھی اچھی باتیں بتلانا"۔

چنانچہ صحابہ کرام پر رسول اللہ ﷺ کے اقوال واعمال کی اتباع کے ساتھ یہ فریضہ بھی عائد تھا کہ وہ اس دین کو دوسروں تک پہنچائیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ([8])۔

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو"۔ اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نیکی کی طرف بلانے اور بری باتوں سے روکنے کی تاکید کرتے ہیں۔([9])

انہی آیات کریمہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو تبلیغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ([10])۔

"حاضر غائب کو پہنچادے"۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً باہر سے آنے والے وفود کو تعلیم دیتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "ان تعلیمات کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں انہیں اس کی خبر دو"۔([11])

دین کی تعلیم کو ترک کرنے کے حوالے سے فرمایا: من سُئِلَ عن علم يعلمُهُ فكتمه أُلجِمَ يوم القيامة بلجامٍ من نار([12])۔

"جس سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اسے جانتا ہو پھر وہ اسے چھپائے اسے قیامت کے دن آگ کی لگام میں جکڑا جائے گا"۔

صحابہ کرامؓ کی ان تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ بعض صحابہ کرامؓ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی حدیث بیان کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تلوار میرے گردن پر ہو اور اس وقت مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نے حضور ﷺ سے ایک بات سنی تھی تو میں ضرور بیان کروں گا۔([13]) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَوْلاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا، ثُمَّ يَتْلُو([14])۔

"لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ (میں) نے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں تو اس کی وجہ سن لو کہ اگر قرآن کریم میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا اور پھر درج ذیل آیات تلاوت فرمائی:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ الله وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ. إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ([15])۔

"جو لوگ ہمارے حکموں کو اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں کسی غرض فاسد سے چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان کو لوگوں کے سمجھانے کے لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور احکام الٰہی کو صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں

بڑا معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں"۔

نبی کریم ﷺ کی طرف سے صحابہؓ کو اجازت بھی مل گئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچائیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ([16])۔

"تم مجھ سے سن رہے ہو، تم سے بھی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے تم سے سنا ان سے بھی لوگ سنیں گے"۔

☆**وعید کا خوف**

جھوٹے روایات کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی وعید صحابہ کرام کے سامنے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ([17])۔

"مجھ پر جھوٹ مت کہو کیونکہ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ آگ میں داخل ہو گا"۔ اسی خوف کی وجہ سے بعض صحابہ کرام کم احادیث بیان کیا کرتے تھے۔ انس بن مالکؓ کا بیان ہے:

إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ([18])۔

"مجھے بہت حدیثیں بیان کرنے سے یہ امر منع کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے"۔

اسی طرح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زبیر سے کہنے لگے کہ جس طرح فلاں فلاں صحابی حضور ﷺ کی حدیثیں کثرت سے نقل کرتے ہیں آپ کو میں نے اس طرح روایت کرتے نہیں سنا، زبیرؓ بولے کہ آگاہ رہو، میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوا (مجھے بھی بہت حدیثیں معلوم ہیں) لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے (اس لئے بہت حدیثیں بیان کرتے ہوئے ڈرتا ہوں)"۔ ([19]) بعض صحابہ کرام پر حدیث بیان کرتے وقت عجیب سی کیفیت طاری ہوتی۔ ابو عمرو شیبانیؒ فرماتے ہیں:

"میں پورے سال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضری دیتا رہا۔ آپ قال رسول اللہ کہہ کر حدیث بیان نہیں کرتے تھے، اگر کبھی قال رسول اللہ ﷺ کہہ کر حدیث بیان کرنے لگتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا پھر کہتے اس طرح فرمایا، یا اس کی مثل فرمایا، یا اس کے قریب قریب فرمایا"([20])۔

ایک اور روایت میں آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ آپؓ کانپنے لگتے اور گردن کی رگیں پھول کر آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں تھیں۔([21]) اور بعض صحابہ تو حدیث بیان کرنے سے قبل حدیث (من كذب على متعمداً...) پڑھ لیتے۔ مسند امام احمد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے:

يبتدأ بحديثه بأن يقول قال رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ابوالقاسم ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ([22])

"اپنی حدیث کی ابتدا کرتے ہوئے فرماتے رسول اللہ ﷺ صادق ومصدوق ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے"۔

صحابہ کرام کو ایک طرف اس خوف کا احساس تھا کہ کہیں غلط بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے اور دوسری طرف دین کو پہنچانے کا جذبہ تھا۔ چنانچہ صحابہ کا یہی حزم واحتیاط حدیث کی ترویج واشاعت میں ایک مؤثر عامل رہا۔

☆تابعین وتبع تابعین کی موجودگی

صحابہ کرام سے تعلیم پانے والے عظیم تابعین کرام تھے ان حضرات نے علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا جن کا مشترکہ اور اہم کارنامہ حفاظت حدیث اور اشاعت حدیث ہے۔ ان کی موجودگی علم حدیث کی ترویج واشاعت میں ایک موثر عامل رہی ہے ([23])۔

☆مختلف ممالک کا سفر

صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین نے حدیث کی طلب اور صحت جاننے کے لیے دور دراز ممالک کا سفر کیا اور اس راہ میں ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں اور جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو اس کے نتیجہ میں مسائل میں بھی اضافہ ہوا تو یہ حضرات اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے۔ حدیث کے طلب گاروں میں علمی رحلت کا بڑا چرچا ہوا، جس کی وجہ سے انہوں نے کثرت سے سفر کیے ([24])۔

☆خلاصہ بحث

کوفہ شہر تاریخی حیثیت سے اہم مقام رکھتا ہے لیکن اس تاریخ میں اگر علوم وفنون کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ تاریخ نامکمل تاریخ کہلائی جائی گی۔ حدیث شریعت کا دوسرا اہم اصول ہے اور اس کے بغیر قرآن اور دین کو سمجھنا ناممکن ہے اور اس کی نشر واشاعت خصوصاً ایسے دور میں جہاں وسائل کی کمی ہو اور پھر بھی کچھ خاص لوگ اس کی ترویج کا بیڑا اٹھائیں تو یقیناً اُن کے نام ماءذہب سے لکھنے کے قابل ہیں اور یہ افتخار شہر کوفہ کے علماء کے نام ہے جنہوں نے احادیث کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا اور امت کو شریعت کے دوسرے اصول تک رسائی ممکن بنادی۔

حواشی

[1] - معمر بن أبی عمرو راشد الأزدی، الجامع، توزیع المکتب الإسلامی۔ بیروت 1403ھ،ج11،ص258، ح20487۔
Maʿmar bin abi Rashid, Al-Jamiʿ, Tozīgh al maktab al Islāmi, Beirut, 1403, Vol. 11, p. 258

[2] - ایضاً،ج11ص،246

Ibid. vol. 11, P. 246

[3] - أبو عبداللہ محمد بن وضاح القرطبیّ،البدع والنھی عنھا،مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ،1416ھ،ج1،ص36،ح11۔
Abu Abdullah Muhammad bin Wadhaḥ al-Qurtubi, Al-bedaʿ wa nahye ʿanha, Ibne Taymiyyah Library, Cairo, Egypt, 1416,Vol.1, p. 36

[4] - أبو عمر یوسف بن عبداللہ القرطبیّ، جامع بیان العلم وفضلہ ، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ،1994،ج1،ص768، ح1420۔
Abu Omar Yusuf Bin Abdullah Qurtubi, Jāmiʿ Bayān al-ʿIlm wa-Fadlihī، Dār al-Jawzi, Kingdom of Saudi Arabia, 1994, vol. 1, p. 768.

[5] - مؤطامالک، باب لبس الثیاب المصبغۃ فی الإحرام، مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نھیان للأعمال الخیریہ والإنسانیہ - أبو ظبی - الإمارات، 1425ھ-2004م،حدیث10،ص217۔
Mu'atta Malik, Bāb al-Labs al-Thayab al-Masbegha fil Iḥrām, Zayed bin Sultān al Nahyān Foundation for Charity and Humanity-Abu Dhabi - Emirates, 1425 AH, Hadith 10, p. 217.

[6] -ابن عبدالبر،الإستیعاب،دارالجیل،بیروت،1412ھ-1992م،ج1،ص315/مسند أحمد بن حنبل،ج1،ص192،رقم1668۔
Ibn Abdul Barr, Al-Istīʿāb, Dār al-Jail, Beirut, 1412 AH, 1992, vol. 1, p. 315

[7] - ترمذی، جامع الترمذی، باب ماجاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم، حدیث رقم2650۔
Tirmiḍhī, Jamiʿ al-Tirmidhi, Bāb Mā jā' fi al-Istīsā' biman Yatlab al-ʿilm, Hadith, 2650.

[8] -سورۃ آل عمران:110

Al Imran: 110

[9] -سورۃ آل عمران:104

Al Imran: 104.

[10] - بخاری، جامع صحیح البخاری، باب لیبلغ الشاھد الغائب، حدیث رقم104۔
Bukhāri, Jamiʿ Saḥīḥ al-Bukhāri, Hadith, 104.

[11] -ایضاً: باب أداء الخمس من الإیمان، حدیث رقم53

Ibid, book, 2, chapter, 1, Hadith, 53.

[12] - ترمذی، جامع الترمذی، باب ماجاء فی کتمان العلم، حدیث رقم2649

Thirmiḍhi Jamiʿ al Tirmiḍhi, book, 41, chapter,3, Hadith,2649.

[13] - بخاری، جامع صحیح البخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، حدیث رقم10
Bukhāri, Jamiʿ Saḥīḥ al-Bukhāri, Hadith, 10.

[14] -ایضاً: کتاب العلم، باب حفظ العلم، حدیث رقم118

Ibid, Hadith, 118.

[15]- سورۃالبقرۃ:159،160۔

Al-Baqarah,159,160.

[16]-ابوداؤد، سنن أبي داؤد، کتاب العلم، باب نشر العلم، حدیث رقم3659

Abu Dawood, Sunan Abi Dawood, Bāb Nashr al-ʿIlm, Hadith No. 3659

[17]- بخاری، جامع صحیح البخاری، کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی ﷺ، حدیث رقم106

Bukhāri, Jamiʿ Saḥīḥ al-Bukhāri, Hadith, 106.

[18]- ایضاً: حدیث نمبر107

Ibid, Hadith,107.

[19]- ایضاً

Ibid

[20]- شمس الدین ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص30

Shams Uddin Ḍahabi, Taḍkira ut Ḥufāz, vol. 1, p. 30.

[21]- ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج4، ص208

Ibne Ḥajar ʿUsqalāni, Al-ʾIsāba fi maʿrifat al-Saḥābah, vol. 4, p. 208.

[22]- ابوعبداللہ، احمد بن حنبل، مسند، مؤسسۃ الرسالۃ، 1421ھ۔2001م، ج2، ص413، رقم الحدیث9339۔

Abu Abdullah, Aḥmad bin Ḥambal, Musnad, Mu'siul Risāla, 1421, 2001, vol. 2, p. 413, Hadith 9339.

[23]-ایضاً: ص58

Ibid, p. 58.

[24]-خطیب، تاریخ بغداد، دار الکتب العلمیہ۔ بیروت، 1425ھ۔2004ء۔

Khatīb, Tarikh Baghdad, Dār al-Kutub al-ʿilamiya, Beirut, 1425 AH.